© rasailojaraid.com

نہیں فرماتا۔ اس لیے ایک شخص کو مثالی باپ بننے کے لیے اس اہم پہلو کی طرف متوجہ ہونا ہو گا اور اپنی اہلیہ کے بھائی اور والدین کی خاطر تواضع اور دل جوئی وغیرہ ویسے ہی کرنی ہو گی جیسی وہ اپنے والدین کی کرتا ہے۔ ان کی حیثیت لازماً ایک مہمان سے بڑھ کر ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے معاشرے میں بہت سے طور طریقے ہندستانی معاشرے سے آگئے ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ سسرالی رشتہ داروں کو جنھیں انگریزی میں in laws کہا جاتا ہے، out laws سمجھ لیا گیا ہے۔ اس کی فوری اصلاح کی ضرورت ہے۔ یہ بیمار ذہن کی نہیں، بیمار ثقافت کی علامت ہے۔

یہ تصور بھی اصلاح طلب ہے کہ بیوی ایک "خادمہ" ہے۔ دراصل سربراہ خاندان، خاندان کا خادم ہے اور بیوی کو یہ حق شریعت نے دیا ہے کہ وہ شوہر کی حیثیت کی مناسبت سے اس سے گھر کے کام کاج کے لیے خادم کا مطالبہ کر سکے۔ رہا جذبات و احساسات کے مجروح ہونے کی "دیت"، تو حقیقت یہ ہے کہ اسلام دوسروں کے احساسات و جذبات کے احترام کا شدت سے قائل ہے اور قرآن و حدیث بار بار خوش گفتاری، نرمی، محبت، عفوودرگزر، قول حسن، قول لین کا ذکر اسی لیے کرتا ہے کہ خیال خاطر احباب کا اہتمام ہو اور دل کے آبگینوں کو ٹھیس نہ پہنچ پائے۔

آپ کو چاہیے کہ دل کو ٹھیس پہنچانے والے کے لیے سزا پر غور کرنے کی جگہ اللہ سے دعا کریں کہ وہ ایسے فرد کو ہدایت دے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کی روشنی میں حقوق العباد کی ادائیگی کی توفیق دے (ڈاکٹر انیس احمد)۔

رضاکارانہ طور پر وراثت سے دست برداری

س: ہم ایک مسلمان ملک میں رہتے ہیں لیکن ہمارے قوانین و روایات اسلام سے متصادم نظر آتی ہیں۔ ان میں وراثت میں لڑکی کا حصہ دینا اور جہیز نمایاں ہیں۔ ہم میں سے جو لوگ صوم و صلوٰۃ کے پابند بھی ہیں ان میں بھی یہ چیز پائی جاتی ہے۔ اگر کوئی لڑکی اپنے اس حق کا مطالبہ کر لے تو معیوب سمجھی جاتی ہے۔ بہن بھائی اس سے تعلقات تک قطع کر لیتے ہیں۔ اس سلسلے میں میرے سوالات یہ ہیں:

۱۔ اگر لڑکی وراثت میں سے اپنا حصہ خود لینا نہیں چاہتی تو اس کی شرعی حیثیت کیا ہو گی؟ --- کیا اسے ایسا کرنا چاہیے یا نہیں؟

۲۔ کیا لڑکی کو جہیز دینے کے بعد وراثت کا حق باقی نہیں رہتا؟ اس کی شرعی حیثیت کیا ہو گی؟

۳۔ والد بیٹے کی معاشی بہبود کا پابند ہے۔ کیا بیٹی کو جہیز دینے کے بعد اس کا معاشی حق ختم ہو جاتا ہے؟ عورت کے معاشی حقوق کیا ہیں؟

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ج : آپ کا خیال بالکل درست ہے۔ ہمارے ہاں بہت سی ایسی رسوم رواج پاگئی ہیں جو اسلام کی واضح تعلیمات کے منافی ہیں۔ ان میں سے ایک لڑکیوں پر دباؤ ڈال کر انھیں وراثت سے محروم کرنا ہے۔ یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدود کو پامال کرنا ہے اور اس بنا پر تعلقات کا منقطع کرنا قرآن کریم کی اصطلاح میں قطع رحمی ہے' جو ہر لحاظ سے اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔

اگر ایک لڑکی بغیر کسی دباؤ کے وراثت میں اپنا حصہ نہ لے یا لینے کے بعد کسی اور کو دے دے' تو اس میں کوئی قباحت نہیں لیکن اس کو رواج بنانا اسلامی روح کے منافی ہو گا۔ اسلام چاہتا ہے کہ وراثت کے ذریعے مال کا ارتکاز ایک ہاتھ میں نہ ہو اور منفعت میں نسبی رشتہ دار شریک ہوں۔

جہیز کا کوئی تعلق وراثت سے نہیں ہے۔ کیونکہ جو چیز ایک شخص اپنی زندگی میں دیتا ہے وہ گویا ایک ہدیہ ہے اور اصول تملیک کی بنا پر جو جسے چاہے اور جتنا چاہے دے سکتا ہے۔ وراثت صرف اس ترکہ میں ہے جو کسی کے انتقال کے بعد پایا جائے۔ کسی لڑکی کو جہیز دینے سے اس کا حق وراثت ختم نہیں ہو جاتا اور نہ ہی اس میں کمی آجاتی ہے۔

یہ تصور کہ والد لازمی طور پر بیٹے کو اپنے مرنے کے بعد کچھ دے' چاہے وہ اس بنا پر بیٹی کو شرعی حق سے محروم کر دے' ایک غیر منطقی بات ہے۔ اگر ایک شخص کی مالی حالت زیادہ مستحکم نہیں ہے تو وہ اپنی بساط کے مطابق ہی اپنی بیٹی کو جہیز دے اور جس حد تک ممکن ہو بیٹے کے لیے بھی کرے۔ اس کے بیٹے کو بھی یہ بات سمجھنی چاہیے کہ رزق میں وسعت و برکت اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ اور جتنا ایک شخص اللہ کے دین کی پیروی کرتے ہوئے اسے خوش کرنے کے لیے اپنے رشتہ داروں' اولاد وغیرہ پر خرچ کرتا ہے اللہ اتنا ہی بلکہ اس سے زیادہ اسے غیب سے فراہم کر دیتا ہے (ا۔ا)۔

زکوٰۃ کا بے جا استعمال

س : حکومت آزاد کشمیر نے ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کوٹلی کو ڈھائی لاکھ روپے فراہم کیے ہیں جن کے ساتھ سرکلر میں وضاحت درج ہے کہ یہ رقم زکوٰۃ فنڈ سے فراہم کی جا رہی ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا وکلا حضرات (جو کہ خود زکوٰۃ ادا کرنے کے اہل ہیں) بہ حیثیت ادارہ زکوٰۃ فنڈ کی اس رقم سے مستفید ہو سکتے ہیں؟ مثلاً بار روم کی تعمیر' لائبریری کے لیے کتب' پبلک ٹائلٹ کی تعمیر وغیرہ۔ اگر نہیں تو بار اکاؤنٹ میں پہنچ جانے والی زکوٰۃ فنڈ کی رقم کو کس مصرف میں لایا جا سکتا ہے؟

علاوہ ازیں کیا زکوٰۃ فنڈ کی رقم سے وزرا حضرات کا بیرون ملک علاج' دورے وغیرہ نیز مالی طور پر مستحکم' باا ثر لوگوں کی تالیف قلب کے لیے استعمال' قرآن و حدیث کی روشنی میں جائز ہے؟

ج : زکوٰۃ کی رقم کے حوالے سے قرآن کریم نے واضح طور پر وضاحت کر دی ہے کہ "یہ صدقات تو

© rasailojaraid.com